Q.P. Code: 25008

[Timing: 2:30 Hours] Marks: 75

ہدایت :

۱۔ تمام سوالوں کے جوابات لازمی ہیں

۲۔ ہر جواب سے پہلے متعلقہ سوال ضرور نقل کیجیے۔

سوال نمبر۱: ناول کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کے آغاز وارتقا پر روشنی ڈالیے۔ 15

یا

ناول کے فکروفن پر اظہارِ خیال کیجیے۔

سوال نمبر۲: عصمت چغتائی کے سوانحی کوائف بیان کیجیے۔ 15

یا

ناول ''ضدی'' کے تناظر میں عصمت چغتائی کے اسلوب بیان کا ناقدانہ جائزہ لیجیے۔

سوال نمبر۳: ''ناول ''ضدی'' ترقی پسند خیالات کا ترجمان ہے۔'' اس بیان کی روشنی میں اپنا جواب مکمل کیجیے۔ 15

یا

ناول ''ضدی'' کے فنی محاسن کا تنقیدی تجزیہ کیجیے۔

سوال نمبر۴: ناول ''ضدی'' کردار پورن سنگھ کی نفسیات کا جائزہ لیجیے۔ 15

یا

عصمت کے ناول ''ضدی'' کے نسائی کرداروں کا تجزیہ کیجیے۔

سوال نمبر۵: درج ذیل سے کسی دو کی وضاحت سیاق وسباق کے حوالے سے کیجیے۔ 15

۱۔ ''بڑے بھائی ہی نہیں کیا وہ نوکروں کو چھوڑ دیتا تھا؟ جمکی کو تو باقاعدہ چپتیں لگاتا۔ شیو کرنے میں صابن اس کے منہ پر مل دیتا۔ اس کی چٹیا پائے سے باندھ دیتا۔ وہ تو خیر جوان چھوکری تھی اور کھل بھی جاتی تھی چھیڑ چھاڑ سے۔ مگر بھولا کی تائی کا اور اس کا بھلا کیا جوڑ تھا۔ وہ غریب ٹوٹے پھوٹے کاٹ کباڑ کی طرح کونے میں پڑی رہتی تھی۔''

۲۔ ''انسان محبت میں ہر وقت چلبلا پن کیوں کرتا ہے۔ من کے ساتھ ساتھ ہاتھ پیر اور آنکھیں کیوں مست ہو کر ناچنے لگتی ہیں؟ اور ہر چیز ہنسنے ہنسانے کے لیے ہی نظر آتی ہے اور سنجیدگی کہاں ڈوب مرتی ہے کہ ذرا بھی کل کا دھیان نہیں آتا۔''

۳۔ ''ایک چیز پیس ڈالو اور اسے میٹ کر رکھ دو تو کیا وہ واقعی مٹ جاتی ہے؟ تھوپ تھاپ کے دیواروں پر چونا لگا دو۔ پھر چھٹ جاتا ہے۔ پیتل پر چاندی چڑھا دو گھس کر پھر وہی پیتل کا پیتل۔ ایک زخم ہو اس پر ڈھیر سی پٹیاں باندھ دو تو کیا وہ زخم نہیں رہتا۔ ہاں زخم تو نہیں رہتا۔ سڑ کر ناسور بن جاتا ہے۔''

☆☆☆